



## سوال

(64) کافر کا مسلمان عورت سے نکاح کے بعد قبول اسلام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک ہندو نے مسلمان بیوہ سے شادی کی اور کچھ سال بعد بیوی کے حسن سلوک کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا تو کیا انہیں دوبارہ نکاح کرنا ہوگا یا پہلا نکاح ہی قائم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت کا کسی بھی کافر شخص سے نکاح کرنا شرعی طور پر باطل اور حرام ہے اور ان کے آپس کے تعلقات بھی زنا شمار ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے ان پر واجب ہے کہ وہ علیحدگی اختیار کر لیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَاللَّاتِمَّةُ الْمُؤْمِنَةُ خَيْرٌ مِّنْ الْمُشْرِكَةِ وَلَوْ أَنَّهُمْ جَاهِلُوا ۚ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَاللَّاتِمَّةُ الْمُؤْمِنَةُ خَيْرٌ مِّنْ الْمُشْرِكَةِ وَلَوْ أَنَّهُمْ جَاهِلُوا ۚ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَاللَّاتِمَّةُ الْمُؤْمِنَةُ خَيْرٌ مِّنْ الْمُشْرِكَةِ وَلَوْ أَنَّهُمْ جَاهِلُوا ۚ  
بإذنیہ ۲۲۱... البقرة

"اور مشرک مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہیں لاتے، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمہیں لہجھا ہی کیوں نہ لگے، یہ لوگ جہنم کی طرف بلا تے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جنت اور اپنی بخشش کی طرف بلا تے ہے۔" [1]

اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے مسلمان عورت کے حلال نہ ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

لَا يُؤْمِنُ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا بِاللَّاتِمَّةِ الْمُؤْمِنَةِ خَيْرٌ مِّنْ الْمُشْرِكَةِ وَلَوْ أَنَّهُمْ جَاهِلُوا ۚ

"نہ تو وہ (مسلمان عورتیں) ان (کافر مردوں) کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ (کافر مرد) ان (مسلمان عورتوں) کے لیے حلال ہیں۔" [2]

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ مشرک مرد مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں اسلام کی پستی و توہین ہے۔ [3]

اور جب (کافر) شخص اسلام قبول کر لے (جیسا کہ سوال میں بھی ہے) تو اسے چاہیے کہ دوبارہ نکاح کرے کیونکہ اس کا پہلا نکاح تو باطل تھا اور اس کا شریعت اسلامیہ میں کوئی اعتبار



نہیں۔ شیخ عطیہ محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ اضواء البیان کی تکمیل میں کہتے ہیں :

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی کافرہ عورت مسلمان مرد کے لیے کیوں حلال ہے اور مسلمان عورت اہل کتاب کافر کے لیے کیوں حلال نہیں کی گئی۔ اس کا جواب دو لحاظ سے دیا جاتا ہے :

اولاً اسلام بلندی والادین ہے اور اس پر کوئی اور غالب نہیں آسکتا اور شادی میں مرد کو عورت پر فوقیت اور سربراہ حاصل ہے کیونکہ مرد میں جو رجولیت پائی جاتی ہے اور پھر یہ ہو سکتا ہے کہ مرد اپنی بیوی پر اثر انداز ہو جس کی بنا پر عورت سلپنے دین پر عمل نہ کر سکے اور اس کے واجبات کی ادائیگی نہ کر پائے اور اس کی وجہ سے وہ مکمل طور پر ہی دین کو چھوڑ دے اور اسی طرح اولاد بھی دین میں سلپنے والد کے تابع ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام ایک شامل اور کامل دین ہے لیکن اس کے علاوہ باقی ادیان ناقص ہیں اور اس پر ہی اجتماعیت کی بنیاد ہے۔ جو خاندان کی طبیعت اور حسن معاشرت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے وہ اس طرح کہ جب مسلمان شخص کسی کتابی لڑکی سے شادی کرے گا تو مسلمان اس لڑکی کی کتاب اور رسول پر ایمان رکھتا ہے اس طرح وہ اس کے دین پر مجمل ایمان رکھنے کی بنا پر اس کے دین اور مبادیات کا احترام کرے گا جو کہ آپس میں تفاهم اور سمجھنے اور سمجھانے کا ذریعہ ہے اور اس طرح وہ عورت اپنی کتاب کی وجہ سے اسلام قبول کر لے گی۔ لیکن اگر اہل کتاب کے کسی کافر نے مسلمان عورت سے شادی کی جو عورت کے دین پر ایمان ہی نہیں رکھتا تو اس سے عورت سلپنے دین اور اس کی مبادیات کا احترام نہیں پائے گی۔ اس طرح نہ تو ان کی آپس میں بن پائے گی اور نہ ہی تفاهم اختیار کر سکیں گے کیونکہ وہ تو اس کے دین پر مکمل طور پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ یوں اس شادی کی مکمل طور پر ضرورت ہی نہیں رہ جاتی جس وجہ سے اسے ابتدائی طور پر ہی منع کر دیا گیا ہے۔ [4]

لذا ایسی صورت میں دوبارہ نکاح کیا جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

[1] - البقرة: 221-

[2] - الممتحنہ: 10-

[3] - دیکھئے البجام الاحکام القرآن (3/72)

[4] - مزید تفصیل کے لیے دیکھئے۔ اضواء البیان (156-8/164)

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 119



## محدث فتویٰ